Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۔ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۔ ۳۰ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۹ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

محترم کیپٹن احمد دین صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں نیز بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ کے اہم اور غیر معمولی اجلاس کا انعقاد

پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی صدہا جماعتہائے احمدیہ کے ۴۹۰ نمائندگان کی شرکت

نمائندگان سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب

ربوہ ۔ ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۳ء بروز اتوار جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اور غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی صدہا جماعتوں کے ۴۹۰ نمائندگانِ کرام نے شرکت کی۔ اس موقع پر موجودہ حالات میں بعض نئے ابھرنے والے ملکی خطرات اور جماعت کے خلاف معاندین کے بعض ارادوں اور منصوبوں کے پیشِ نظر نمائندگان کرام کو اہم دینی اور جماعتی ذمہ داریوں سے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب سے مستفیض ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ معرکہ آرا خطاب جو مسلسل چھ گھنٹے تک جاری رہا۔ قرآنی تعلیم کی انتہائی پُرحکمت اور حسین تفصیلات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تحریرات اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی مہتم بالشان بشارات کی روشنی میں نہایت بیش قیمت نصائح پر مشتمل تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ اجلاس صرف دو روز قبل ہی نمائندگان شوریٰ کے نام ایک ضروری پیغام کے ذریعہ طلب فرمایا تھا۔ اس کے متعلق حضور نے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اس شوریٰ میں صرف وہی نمائندگان شرکت کر سکیں گے جو مجلس شوریٰ منعقدہ ۳۰، ۳۱ ماہ امان و یکم شہادت ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء) میں شریک ہوئے تھے۔ جوں جوں حضور ایدہ اللہ کا پیغام نمائندگان کرام تک پہنچتا گیا وہ ہوائی جہازوں، ریلوں، بسوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ عازم ربوہ ہوتے چلے گئے۔ وہ اس طرح دیوانہ وار کھنچے چلے آئے کہ اکثر نمائندگان ۲۶ ماہ ہجرت (مئی) کی شام کو ہی ربوہ پہنچ چکے تھے۔ باقی ماندہ نمائندگان نصف شب کے قریب یا اس کے بعد پہنچنے والی ریل کار اور ریل گاڑیوں سے ربوہ پہنچے۔

چونکہ اطلاع یہ دی گئی تھی کہ مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۷ مئی کو صبح چھ اور سات بجے کے درمیان شروع ہوگا اس لئے نمائندگان کرام چھ بجے سے قبل ہی "ایوانِ محمود" پہنچنے شروع ہو گئے۔

سات بجے سے چند منٹ قبل جب کہ نمائندگان اپنی اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ چکے تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قصر خلافت سے بذریعہ موٹر کار "ایوان محمود" تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور کی زیر ہدایت اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ سرگودھا نے کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اس طرح اجلاس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور اِس عاجزانہ دعا سے ہوا کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ذہنوں میں جلا پیدا کرے، ہمیں صحیح عمل کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ہماری مساعی کے وہ نتائج نکالے جو الٰہی سلسلوں کی کوششوں کے نکلنے چاہئیں

حضور نے دعا سے فارغ ہونے کے بعد نمائندگان کو اپنے روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو قریباً ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ اس خطاب میں حضور نے اوّلاً یہ واضح فرمایا کہ اس وقت ہمارے پیارے پاکستان اور جماعت کے خلاف بعض مکر اور منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ ان کے پس منظر کے طور پر حضور نے ۱۹۷۰ء کے اوائل سے شروع ہونے کے بعد کے زمانہ کے سیاسی حالات پر روشنی ڈالی اور ملکی انتخابات میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے کردار کا تجزیہ کرنے کے بعد ان ایام میں خالصۃً ایک مذہبی جماعت کے اراکین اور سچے محب وطن کی حیثیت سے احمدیوں کی خدمات کو واضح کیا۔ نیز اس کے نتیجہ میں ابھرنے والے بعض رجحانات کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پس منظر میں حضور نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی رُو سے علی الخصوص احمدی مسلمانوں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو واضح فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے قرآنی تعلیم کی نہایت ہی پُرحکمت اور حسین تفصیلات پر نہایت مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی۔ ان میں بہر طور فساد سے بچنے، حسنِ عمل سے مزین ہوتے ہوئے محبتِ الٰہی حاصل کرنے، نفاق سے بچنے اور اپنے درمیان نفاق کو برداشت نہ کرنے، ظلم سے مجتنب رہنے، ظلم کی راہوں کو مسدود کرنے، ظلم کے جواب میں بھی ظلم کا ارتکاب کرنے، اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنے یعنی اعتداء سے بچنے سے متعلق قرآنی تعلیم کی نہایت ہی حسین و جمیل اور پُرمعارف تفصیلات شامل تھیں۔

اس کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب سلیم کو محبتِ ربّ کریم اور عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لئے معمور فرمایا تا اسلام دوبارہ اس کی لازوال اور بے مثال تعلیم دنیا میں غالب آئے۔ اس کے لئے ایک روحانی طور پر تربیت یافتہ فدائی جماعت کی ضرورت تھی سو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کا

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو عید عطا ہوئی ہے وہ گذشتہ اُمّتوں کی عید سے بہت مختلف ہے

دوسرے لوگوں کے لئے عید خوشی کا ایک نامعلوم اشارہ تھا لیکن اُمتِ مسلمہ کی عید غفور رحیم خدا کی طرف سے ایک رُوحانی ضیافت کا رنگ رکھتی ہے

خدا کی نعمتوں اور اُس کے فضلوں کو دیکھ کر ہمیں ہمیشہ اُس کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہنا چاہیئے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ رنبوت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۸ رنومبر ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے شاہد انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

آج عید کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے جو ربوہ میں رہائش پذیر ہیں اور اس وقت یہاں موجود ہیں اور اُن کے لئے بھی جو ربوہ سے باہر رہنے والے احمدی بھائی اور بہنیں ہیں اِس عید کو مبارک کرے۔

ہماری عید اور پہلی اُمّتوں کی عید میں بڑا فرق ہے۔ انسانی تاریخ میں انسان نے لئے انبیاء علیہم السّلام کی وساطت سے

عید کے دن

مقرر کئے گئے ہیں چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں بھی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ایام میسّر آئے۔ ان دو عیدوں میں یعنی پہلے لوگوں کی عید میں اور ہماری عید میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں ملی ہے فرق یہ ہے کہ پہلوں کی عید، عید تھی جو بار بار آتی تھی اور کسی نامعلوم نتیجہ کی طرف اشارہ کرتی تھی یعنی خوشی کا ایک ایسا اشارہ تھا کہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ کس چیز کی طرف اشارہ ہے کیونکہ عید کے لفظ کے معنیٰ میں وہ چیز نہیں پائی جاتی تھی جس کا ذکر اسلام نے کیا ہے۔

قرآن کریم نے اس اصطلاح کی بجائے ایک اور اصطلاح استعمال کی ہے۔ قرآن کریم نے عید کی بجائے

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ

کی آیہ کریمہ میں "نُزُلًا" کی اصطلاح کو استعمال کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو غفور ہے غلطیوں کو معاف کر دیتا اور خطاؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پھر وہ رحیم ہے وہ انسان کی بار بار کی محنت کو بار بار شرفِ قبولیت بخشتا اور اس کے لئے خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے یعنی جو بار بار آنے کا مفہوم عید کے لفظ میں تھا

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ میں نُزُل کے لفظ سے اسی تخیّل کو گویا ایک نہایت حسین پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ دوسرے عید کا لفظ یہ نہیں بتاتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہونے والی خوشی ہے۔ یہ ایک ایسی خوشی ہے جو بار بار آتی تھی۔ ایسی خوشی جو ابوجہل کے گھر میں ہر بچے کی پیدائش پر بار بار آئی اور دُوسرے کفار کے ہاں بھی جن کے بہت زیادہ بچے تھے ان کے گھروں میں ہر بچے کی پیدائش پر اُن کے لئے دنیوی خوشی کے سامان پیدا ہوئے وہ گویا ان کے لئے عید کا دن تھا لیکن وہ اُن کے لئے

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ

کا دن نہیں تھا۔ پھر ان دونوں قسم کی عیدوں میں ایک یہ فرق بھی ہے کہ

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

اس کی رُو سے گویا ہماری عید استقامت کا نتیجہ ہے اور اِس عید سعید کے مقابلہ میں جو چیز اس کی ضد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب کے نزول کا دن اس کے لئے بھی گو ایک تسلسل کا ہونا ضروری ہے لیکن قرآن کریم کی اصطلاح میں اسے استقامت نہیں کہتے بلکہ اصرار کہتے ہیں جیسے مثلاً سُورہ نوح میں فرمایا :

وَّاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝

یعنی ایسے لوگوں نے اپنے گناہوں اور کفر اور انکار اور نبی کو قبول نہ کرنے پر اور اس کی مخالفت کرنے پر بوجہ تکبّر اصرار کیا، یعنی وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ پر تسلسل

تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ہم نے گناہ نہیں چھوڑنا چنانچہ اس کے نتیجہ میں وہ عذاب یا جہنم کے مستوجب ٹھہرے۔ قرآن کریم نے عذاب کا لفظ دو معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اُس تنبیہہ کے معنی میں بھی جو لوگوں کی اصلاح لئے سزا کی شکل میں نازل ہوتا ہے اور اُس قہر کے معنوں میں بھی جو مرنے کے بعد (خدا محفوظ رکھے) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کرنے والوں کو جہنم کی شکل میں ملتا ہے۔ اس کو بھی عذاب جہنم کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے بھی اس کو اس معنی میں استعمال کیا ہے۔

پس جہاں گناہوں پر اصرار ہو اللہ اپنا غضب بار بار نازل کرتا ہے۔ اس کے لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہے اصرار کا لفظ استعمال ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ نوح میں فرماتا ہے۔ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَکْبَرُوا اسْتِکْبَارًا اس کے برعکس اصرار کا لفظ نیکیوں کے تسلسل کے لئے قرآن کریم میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔ اور استقامت کا لفظ نیکیوں پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے اور بار بار اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نیکیاں کرتے رہنے کے معنی میں تو استعمال ہوا ہے لیکن گناہوں پہ قائم رہنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوا

استقامت اور استقلال

یعنی صبر کے ساتھ اور تحمل کے ساتھ اور دُکھوں کی برداشت کے ساتھ اور ایثار کو پیش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت اور ہر لحظہ تیار رہنے کے ساتھ جو زندگی گذاری جاتی ہے اس کے آخر میں جنت ہے

جنت دو قسم کی ہے

ایک اس دنیا کی جنت ہے اور ایک اُخروی زندگی کی جنت ہے اُخروی جنت میں جو لوگ داخل ہو گئے وہ گویا حفاظت میں آ گئے شیطان دروازے پر اُن کو بہکانے کیلئے اور اغوا کرنے کیلئے کھڑا نہیں ہوتا۔ لیکن جو اس دُنیا کی جنت ہے اگر ہم اس مضمون کا گہرا مطالعہ کریں تو اس جنت کی دو شکلیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک کو آپ جنتی زندگی سے ملتی جلتی زندگی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ امتحان اور ابتلاء کی زندگی ہے جس میں داخل ہونے کے بعد نکلنے کا دروازہ کھلا ہے اور ایک حقیقی جنت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلنے کا دروازہ نہیں کھلتا مثلاً حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہؓ کے متعلق یہ بشارت دی کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے یہ لوگ جو مرضی کرتے رہیں یہ میری جنت سے نہیں نکلیں گے جو مرضی کرتے رہیں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کرتے رہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسے مقام پہ لا کھڑا کیا ہے کہ اب یہ جو کچھ بھی کریں گے وہ نیکی ہی ہوگی اور وہ ان کو جنت سے نکالنے کا باعث نہیں بلکہ

جنت کی نعماء

کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

پس اس دنیا میں بعض انسان جنت میں داخل ہوتے ہیں اور جنت ہی میں رہتے ہیں پھر ابدی جنت ان کو نصیب ہو جاتی ہے۔ اس دنیا کی جنت بھی انہیں مل جاتی ہے اور ساتھ ہی اسی تسلسل میں حقیقی جنت بھی مل جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر روشنی ڈالی ہے لیکن میں اس وقت تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ دنیوی زندگی کی جنت کے تسلسل میں وہ وقت بھی آ جاتا ہے جس کو ہم قیامت کہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے حسن کا وہ جلوہ جسے انسانی روح برداشت کر سکتی ہے پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوگا اور اس کے محبوب انسان کو ابدی جنت کا وارث بنا دے گا۔ پس اس دنیوی جنت میں ایک تو یہ لوگ آ گئے۔ دوسرے وہ لوگ اس میں داخل ہونے والے ہیں جن کے متعلق یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ گویا دہلیز پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے اندر جانے کا بھی موقع ہے اور باہر نکلنے کا بھی جیسا کہ

بلعم باعور کا قصہ

مشہور ہے۔ بعض لوگوں نے اسے ایک فرد کہا ہے اور ہمارے نزدیک یہ ایک جماعت ہے یعنی ہمیشہ ہی اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں جو اپنی کوششوں کے نتیجہ میں (وہ کوششیں جو نیک تو ہوتی ہیں لیکن عارضی ہوتی ہیں) خدا تعالیٰ کے پیار کو اور اس کی بشارات کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ تا زندگی کے اس دور میں اس کے متعلق کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ جو شخص اتنا مجاہدہ کر رہا ہے، اتنا جہاد کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اتنی قربانیاں دے رہا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مقبول نہیں ہو سکا وہ بظاہر نیک نیتی سے قربانیاں دے رہا ہوتا ہے یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس کا قربانیاں دینا گویا بظاہر عند اللہ نیک نیتی پر محمول ہو رہا ہے ویسے اللہ تعالیٰ کا علم تو ہر چیز پر محیط ہے۔ غرض یہ اس کی ایک عارضی کیفیت ہے لیکن کیفیت

نیکی اور اخلاص

کی ہے اس واسطے خدا تعالیٰ کے پیار کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی کے بعد اس کی یہ کیفیت نہیں رہتی۔ اس کے اندر تکبر پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ وہ انسان جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی رُو سے ابدی پیار کے لئے پیدا کیا ہے وہ اس حقیقت کو بھول جاتا ہے اور کچھ تھوڑا سا پیار حاصل کر لینے کے بعد سمجھتا ہے کہ اب میں بہت کچھ بن گیا ہوں۔ اب مجھے خدا کی بھی ضرورت نہیں رہی پھر وہ بلعم باعور بن جاتا ہے اور وہ علامت بن جاتا ہے اُس جماعت کی جو خدا کے پیار کو پانے کے باوجود اپنے غرور کی وجہ سے پستی اور ذلت کی مستحق بن جاتی ہے۔ ایسی جماعت یا ایسا شخص گویا جنت میں داخل بھی ہوا اور جنت سے نکالا بھی گیا۔ یہ ایک الگ مضمون ہے اس کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں۔

پس اس دنیا کی جنت دو قسم کی ہے۔ ایک وہ جنت ہے جس میں بعض انسان داخل ہوتے ہیں اور پھر نکل آتے ہیں اور پھر جہنم میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ایک وہ جنت ہے جس میں لوگ داخل ہوتے ہیں اور داخل ہی رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِسْتَقَامُوْا یعنی جن میں استقامت پائی جاتی ہے استقلال پایا جاتا ہے، جو صبر کے ساتھ مشکلات برداشت کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خدا کی راہ میں اپنی گردن کٹوا تے ہیں لیکن اپنے ایمان پر بزدلی کا دھبہ نہیں آنے دیتے فرمایا یہی وہ لوگ ہیں کہ جب جنت میں داخل ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے جنت سے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا پس

ہماری عید

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ہے یعنی وہ ہماری خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹ لیتا ہے۔ ہم جو کچھ اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق اس کے حضور پیش کرتے ہیں اور بار بار پیش کرتے ہیں۔ مثلاً جن لوگوں کو خدا تعالیٰ زندگی دیتا ہے تیس سال تک چالیس سال تک انہیں سے ہر شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے ہر سال رمضان کی قربانیاں اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق خدا کے حضور پیش کرتا اور خدائے رحیم بار بار اس پر رحم کرتا ہے اور اس کے لئے ہر رمضان کے بعد ایک عید کا سامان پیدا کر دیتا ہے تو

پہلوں کی عید

بار بار آتی تھی لیکن اس لفظ عید میں یہ مفہوم نہیں تھا کہ وہ قربانیاں دیں گے اور دیتے چلے جائیں گے، اس میں ایک تسلسل قائم ہوگا، نیکیوں پر استقامت ہوگی، استقلال ہوگا، صبر اور برداشت ہوگی، خدا کے لئے فدائیت ہوگی، اس کے لئے محبت ذاتی ہوگی اور اس کی قبولیت ہوگی اور اس کے بعد عید کا دن آجائے گا۔ عید ان کے یعنی پہلوں کے ہاں آتی تھی اور یہ وہ عید تھی جس میں کھانے پینے اور کھیلنے اور کپڑے بنانے کا انتظام ان کو خود کرنا پڑتا تھا۔ مسلمان کی وہ عید نہیں ہے مسلمان کی ہر عید تو قربانیوں کے ایک تسلسل میں آتی ہے اسی لئے فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان کے حق میں فرمایا۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (حٰمٓ السجدة ۳۱-۳۳)

وہ جنت ہے جو دنیا میں بھی ملتی ہے اور یہ وہ عید ہے جو خدائے غفور رحیم کی طرف سے نُزُلٌ یعنی

مہمانی کے طور پر

ملتی ہے مومن کی قربانیوں میں ایک تسلسل ہوتا ہے وہ یکے بعد دیگرے قربانیاں دیتا چلا جاتا ہے۔ ماہ رمضان اس کی مثال ہے۔ تیس دن میں بہت ساری قربانیاں اللہ تعالیٰ نے اکٹھی کر دیں ان میں سے بعض کی طرف میں نے اسی رمضان میں ایک خطبہ میں اشارہ کیا تھا اور بھی بہت ساری قربانیاں ہیں اور دن اور رات ہر دو اوقات میں خدا کے حضور اس کا عاجز بندہ استقامت اور استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتا چلا جاتا ہے پھر خدا کے فرشتے آسمان سے اس پر نازل ہوتے اور بشارتوں کا اس کے لئے سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ آخر میں لیلۃ القدر آجاتی ہے۔ (جو بھی صحیح معنی ہم کرتے ہیں اس کے لحاظ سے) وہ

قبولیت دعا کا زمانہ

ہے لیلۃ القدر کا زمانہ ہے جس میں تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ انسانیت کی بھلائی کیلئے انتظام کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد عید آجاتی ہے یہ عید ہر ہفتہ میں جمعہ کے دن بھی آتی ہے کیونکہ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سال کے بعد خدا تعالیٰ ہماری ضیافت اور مہمانداری کرتا ہے اس طرح تو سال کے باقی دنوں میں ہم روحانی طور پر بھوکے رہ جاتے اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا نہیں، میں ہر ہفتہ تمہاری دعوت کیا کروں گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جمعہ مسلمانوں کے لئے عید یعنی نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ عید کے متعلق آپ کے سب اقوال نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ یا اس سے ملتے جلتے مفہوم کی آیات جو مختلف مضامین کے سیاق و سباق کے لحاظ سے قرآن کریم کی مختلف جگہوں پر پائی جاتی ہیں انہی کی تفاسیر ہیں پس رمضان کے بعد عید پر اکتفا نہیں کیا بلکہ فرمایا ایک اور ضیافت ہے جو خدائے غفور و رحیم کی طرف سے ہر جمعہ کو میسر آیا کرے گی۔ پھر ہر روز کی ضیافت ہے اور وہ رات کے نوافل سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر روز کی قربانی کے بعد قبولیت دعا کا ایک وقت عطا کر دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کے پیار کا جلوہ

دیکھنے کے لئے اور خدا کے بندہ کو مقام محمود تک پہنچانے کیلئے ایک ساعت مقرر ہو گئی ہے پھر خود یہ بڑی شان ہے اسلام کی کہ ہر نماز ایک طرف عبادت اور اللہ کے حضور کچھ پیش کرنے کی شکل بھی ہے اور دوسری طرف اَلصَّلٰوۃُ الدُّعَاءُ کی رو سے ہر نماز ہمارے لئے عید بن جاتی ہے گویا پانچ وقت کا روحانی کھانا ہمیں میسر آگیا۔ پانچ وقت کے علاوہ ایک اچھی لذیذ دعوت پچھلے پہر کے نوافل کی صورت میں مہیا فرمائی۔ بعض آدمی جو بیماری کی وجہ سے اٹھ نہیں سکتے انہیں کہا کہ بیٹھ کر پھر لیٹ کر دعائیں کرو، تمہارے لئے ہر خوشی کا سامان پیدا کریں گے پھر ہر جمعہ کے دن ایک ضیافت پھر سال میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی

دو ضیافتیں

ملتی ہیں ان دونوں کے اپنے رنگ ہیں۔ ایک جیسی ضیافت نہیں جس طرح ایک ضیافت میں پلاؤ زردہ اور قورمہ ہوتا ہے جو ہمارے ملک کا رواج ہے مستقل کھانے کھانے کا رواج ہے جو ضیافتوں کے موقع پر نظر آتے ہیں اور ایک وہ ضیافت ہے جس میں نہ پلاؤ ہوتا ہے نہ زردہ ہوتا ہے بلکہ تلے ہوئے ہیں کچوریاں ہوتی ہیں، دہی بڑے ہوتے ہیں، اس قسم کی چیزیں ہوتی ہیں جو بہت سارے گھروں میں دعوتوں پر پیش کی جاتی ہیں پس جس طرح اس قسم کی ضیافتوں میں بڑا فرق ہوتا ہے اسی طرح ہماری دو عیدوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ یہ عید الفطر ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی مختلف رنگ میں نمائندگی کر رہی ہے۔ اس کے بعد عید الاضحیٰ آئے گی جو اس کے فضلوں کی دوسرے رنگ میں نمائندگی کر رہی ہوگی اس کو بڑی عید بھی کہتے ہیں۔

یہ ایک بڑی ضیافت ہے

کیونکہ اس کے لئے حسب توفیق قربانی بہر حال کرنی پڑتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ مال حلال سے دُنبہ خرید کر قربانی دیتے ہیں اور قربانی کا گوشت کھاتے ہیں۔ دُنیا میں عام طور پر یہ رواج ہے کہ دعوتوں پر پلاؤ ضرور ہوتا ہے، زردہ ضرور ہوتا ہے، اگر نہ ہو تو کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تم نے یہ کیسی دعوت کی ہے؟ یہ تو پکے رواجی کھانوں والی دعوتیں ہیں جن میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ مگر خدائے غفور و رحیم کی طرف سے جو ضیافت ہوتی ہے اس کے متعلق فرمایا کہ اس عید کے لئے

قربانیوں میں مختلف رنگ

پیدا کرو، تنوع پیدا کرو۔ ہم تمہارے لئے جو روحانی خوان ہیں ان کے اندر تنوع پیدا کر دیں گے۔ اور دراصل اس تنوع کا تعلق رمضان کی عید سے ہے۔ ایک ہی مہینہ ہے ایک ہی گروہ ہے اس میں سے ایک حصہ مثلاً جو معتکف ہیں۔ اب جو نہیں معتکف بیٹھے ہیں آپ ان سے جاکر پوچھیں ہر ایک اپنی علیحدہ روحانی طور پر ملنے والی لذت بتائے گا۔ اسی طرح حج سے آنے والوں سے پوچھیں وہ کہیں گے کہ جب طواف کیا تو بڑی لذت آئی طواف کے ساتھ وہ لذت مل گئی گویا [illegible] کے ساتھ باندھ دی گئی۔ حجر اسود کو پیار کیا تو وہی

منکسرانہ خیالات

جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں آئے تھے کہ تم ہو کیا چیز! لیکن ہم ہیں کچھ ایسی ہی چیز جو اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر قربان ہونے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ نے انسان کی یہ شان بتائی ہے کہ جب خدائی حکم ملتا ہے تو وہ جھک کر پتھر کو بھی پیار کر دیتا ہے کیونکہ اس کے دل میں نہ ہیرے کی قدر ہے نہ حجر اسود کی قدر ہے وہ تو رب کریم پر نثار ہے اس کے دل میں سائنس میں ترقی یافتہ یورپین ممالک کے ساتھ بھی اتنا ہی پیار ہے جتنا کہ افریقہ میں بسنے والوں کے ساتھ۔ اس کے لئے حجر اسود اور ہیرا برابر ہے مگر خدا کی رضا کے لئے حجر اسود کا بوسہ لیتا اور ایک ہیرے کو اپنی ظاہری زینت کا سامان بھی نہیں سمجھتا پس حج کرنے والے ایک جیسی لذتیں بیان کریں گے۔ لیکن

رمضان کی روحانی لذات

میں ہر آدمی کا بیان مختلف ہوتا ہے۔ غرض ایک وہ مہمان نوازی ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے اخلاص میں اور تمہارے اخلاص کے نتیجہ میں تمہاری عبادات میں، تمہاری قربانیوں میں جب تنوع ہوگا تو میری ضیافت میں بھی ایک تنوع ہوگا تمہاری قربانیوں میں تو وہ تنوع نہیں ہو سکتا جو میری ضیافت میں تنوع ہوتا ہے۔

پس ہماری عید وہ ہے جو استقامت اور استقلال سے نیکی پر قائم ہونے کے نتیجہ میں غفور اور رحیم خدا کی طرف سے پیدا کی جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ جو چیز بار بار آ گئی اسے عید کہہ دیا جائے بلکہ یہ ایک نُزُل ہے ایک ضیافت ہے۔ لوگوں کے گھروں میں دسترخوان آپ ہی چھلانگیں لگا کر نہیں بچھا کرتے جب تک خود صاحب خانہ وہ دسترخوان نہ بچھائے اس کے اوپر پلیٹیں نہ لگائے اور اس کے اوپر سالن کی ڈشیں نہ لگائے اور پھر اس پر مہمانوں کو بٹھا کر (فرش پر یا کرسی پر صوفے پر یا جیسی صورت ہو یہ صاحب خانہ کا کام ہے) کہے کہ کھانا کھالو۔

ہماری حقیقی عید

بھی ایک صاحبِ خانہ کی طرف سے میسّر آتی ہے اور یہ ہستی ایک ہی ہستی ہے اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات۔ واللہ اکبر۔ وہ ہمارے لئے "نُزُل" یعنی مہمانی اور ضیافت کا سامان پیدا کرتا ہے۔

دنیا کہتی ہے تمہارے اندر یہ نقص ہے وہ نقص ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ ہمارے اندر یہ بھی نقص ہے اور وہ بھی نقص ہے لیکن ہمارا خدا غفور ہے۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ تمہاری زندگی محدود ہے اور اس میں تم نے معدودے چند نیکی کے کام کئے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارا رب جو ہے وہ رحیم بھی ہے اور رحمٰن بھی ہے۔ جس وقت اس کی

رحیمیت اور رحمانیت

اکٹھی ہو جاتی ہیں اس وقت وہ ہر محدود کی حدبندیاں پھلانگ کر انسان پر آسمانی نعمتوں کو آگے سے آگے لے جاتی ہیں۔ پھر کوئی حد بندی نہیں رہتی، پھر انسان کے عمل کا کہاں سوال رہا۔ نجات تو خدا کے فضل پر منحصر ہے اور خدا کے فضل پر کون حدبندی لگا سکتا ہے؟

پس ہماری عید ایک عجیب عید ہے ہماری عید ایک حسین عید ہے۔ ہماری عید پہلوں کی عید کے مقابلہ میں ایک مختلف عید ہے۔ ہماری عید ہم سے مسلسل نیکیاں کرتے چلے جانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہماری عید سال میں صرف دو بار نہیں آتی۔ ہماری عید سال میں دو بار بھی آتی ہے۔ ہماری عید ہر ہفتہ میں ایک بار آتی ہے

ایک بڑی ضیافت کا سامان

ہر روز کیا جاتا ہے جن اوقات کو دُنیا اپنے اندھاپن کے نتیجہ میں ظلمتوں کا وقت بتاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے روشنی کے سامان پیدا کرتا اور ضیافت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ پھر اس نے ہمارے اوپر یہ فضل بھی کیا کہ اس نے ہماری عمر کو [illegible] اور ضیافت بھی بنا دیا۔ خدا ہم پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ پہلوں کی استعدادیں خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کے بوجھ کو اُٹھانے کے قابل نہیں تھیں اس لئے ان کو یہ نعمتیں نہیں ملیں یہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا کہ اس قدر نعمتوں کو سنبھال لینے اور اٹھا لینے کی اُن کو طاقتیں دے دیں کہ جو اس سے قبل لوگوں کے تصور اور تخیل سے بھی باہر تھیں۔

پس تم خدا کی ان نعمتوں اور اس کے فضلوں پر خدا کی تسبیح اور اس کی حمد کرو۔ اللہ اکبر۔ الحمد للہ۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:-

اجتماعی دعا سے پہلے میں پھر آپ سب کو عید مبارک دیتا ہوں خدا کرے کہ یہی عید نہیں بلکہ وہ سب عیدیں ہم سب کو میسّر آئیں جن کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے۔

درخواست دعا: خاکسار کے والد مکرم بشیر احمد صاحب آف کھاریاں یکم جون ۱۹۷۳ء کو مغربی جرمنی جا رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (عبدالرحمٰن شاکر دارالیمن وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برما میں تبلیغِ اسلام

یوم مصلح موعود و یوم مسیح کی تقریبات، بچوں کیلئے دینی تعلیم کا انتظام

قرآنِ کریم کے ترجمہ کی اشاعت

مرسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے ۲۵ / فروری بروز اتوار یوم مصلح موعود منایا۔ جس میں جماعت کے اکثر احباب، مستورات اور خدام و اطفال شامل ہوئے۔ چند غیر از جماعت بھی مدعو تھے۔ جلسہ کا آغاز احمد سلطان صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے فرمایا۔ اس کے بعد مونگ تھئیں اسماعیل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مقررین میں سے ورسا اسماعیل صاحب نے مصلح موعودؓ کے بارے میں پیشگوئیاں، محمد تھاں تھول صاحب نے ترجمۃ القرآن، رشید ٹن چھو صاحب نے سورہ نبا کی چند آیات کی تفسیر از تفسیر کبیر، رحمان ٹن صاحب نے تحریک جدید کے تحت سادہ زندگی، مریم ٹن ٹن لہا صاحبہ نے تنظیم لجنہ اماء اللہ۔ ایم اے قادر صاحب نے غیر ملکی مشن، شوکت لہا مونگ صاحب نے چند نصائح کے موضوعات پر مختصر تقاریر فرمائیں تمام تقاریر برمی میں تھیں۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے چند اہم کارنامے بیان کئے اور اعداد و شمار پیش کئے۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا اور جملہ حاضرین نے مسجد میں ہی کھانا کھا کر نماز ظہر ادا کی۔

بعد نماز عشاء مجلس انصار اللہ کا اجلاس ہوا جس میں خاکسار نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے فارغ اوقات کو اپنے اہل و عیال کی تربیت اور ذکر و فکر میں صرف کریں۔ جلد ہی اسکول کالج بند ہو رہے ہیں ان ایام میں بچوں کی دینی تعلیم کا پروگرام مرتب کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے جماعت کے ۸/۱۰ بچے اور قریباً آدھی درجن غیر از جماعت احباب کے بچگان کو عصر تا مغرب وضوء ارکان نماز اور مسجد میں داخلہ اور نکلنے کی دعا۔ اور چند دوسری ادعیہ حفظ کرانے کا انتظام کیا گیا ہے ظفر اللہ صاحب نے چھٹی کے ایام کا عرصہ اس کام کے لئے وقف کیا ہے اسی طرح رشید ٹن چھو صاحب۔ عبد الرحمٰن ٹن تہا صاحب بھی مدد کر رہے ہیں۔

۲۵ / مارچ بروز اتوار یوم مسیح موعودؑ منایا گیا گارڈن میں حدیث دربارہ مسیح و مہدی (مسند احمد) دے کر جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ جماعت کے افراد کے علاوہ ایک خاصی تعداد غیر از جماعت حضرات کی بھی جلسہ میں شریک ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم احمد سلطان صاحب نے فرمائی۔ ترجمۃ القرآن محمد تھاں تھول صاحب نے سنایا۔ اسماعیل صاحب نے نظم پڑھی۔ مقررین میں سے مونگ لو بچی صاحب نے سابقہ پیشگوئیاں دربارہ مسیح و مہدیؑ، ورسا اسماعیل صاحب نے مسیح موعود کے زمانے میں عام مذہبی حالت، عبد القادر صاحب نے مسیح موعودؑ کے بارے میں غیر احمدی معززین کی آراء، یعقوب ٹن دن صاحب نے مسیح موعود کے چند معروف بزرگ اصحاب، رحمان ٹن لہا صاحب نے کوریا کی نازک حالت والی پیشگوئی، رشید ٹن چھو صاحب نے سورہ نبا کی چند آیات کی تفسیر اور شوکت لہا مونگ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیمتی نصائح پر برمی میں تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے چند احادیث نیز یا بنی آدم اِمّا یاتینّکم والی آیت کی وضاحت کرتے ہوئے تمام حاضرین کو زمانے کے امام کا منکار کے پیغام پر غور و فکر کرنے کی درخواست کی۔ بعد دعا حاضرین کو دعوت طعام دی گئی۔

جلسہ کے بعد میرا پروگرام جاری رہا کیونکہ حافظ یعقوب صاحب جو اراکان کے رہنے والے ہیں دوبارہ تشریف لائے یہ صاحب امیر حسین چوین صاحب کے دوستوں میں سے ہیں۔ ان سے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ ہر طرح تسلی ان کی کی گئی۔ وہ رات گئے تک اسماعیل صاحب مونگ لون لون تھئیں اور رشید ٹن چھو صاحب سے بھی گفتگو کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ انہیں انشراح صدر دے۔ آمین۔

مولمین میں بابا عزت علی صاحب کے بڑے صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب جو میمونہ بی (غال ربعہ) کے بھائی تھے، اچانک چند دن کی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہمیں رات ۸½ بجے اطلاع ملی صبح سویرے موٹر کار دن سے جماعت کے دو دوستوں کے ساتھ روانہ ہو کر ۱۱½ بجے مولمین پہنچا اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد رات ۱۰½ بجے واپس رنگون آ گئے۔ بابا عزت علی کے لئے دعا کی درخواست ہے کیونکہ کافی معمر ہو گئے ہیں ابھی تھوڑا عرصہ قبل ہی ان کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئی تھیں۔

۲۷ / مارچ کو خدام الاحمدیہ نے کوکائیک پر پکنک کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ خاکسار بھی ساتھ گیا۔ خاکسار نے کھیلنے کے لئے … ڈنڈا کا تعارف کرایا جسے بہت پسند کیا گیا کھانا کھانے کے بعد ہم نے تمام خدام اور اطفال کا ایک تحریری ٹیسٹ لیا جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز خلفاء سے متعلق ۲۷ سوالات تھے۔ یہ امتحان نہایت مفید رہا اور خدام کی قابلیت کا اندازہ کرنے میں بہت ممد ثابت ہوا۔ ان شاء اللہ آئندہ ایک اور پرچہ اسی طرز پر تیار کیا جائے گا۔

۲۹/۳ کو ایک نوجوان کو کو جی مونگ جو ایک انسپکٹر پولیس کے صاحبزادے ہیں اور خود ٹکٹ انسپکٹر ہیں مسجد میں تشریف لائے پہلے ایک مرتبہ سرسری ملاقات ان سے ہو چکی تھی۔ انہوں نے بتایا میں کہ سال … ملائیشیا اور انڈونیشیا میں بھی رہا ہوں۔ اور میرا قطعی فیصلہ یہ ہے کہ … ایک جہالت ہے۔ اور سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں اس سے نجات نہیں۔ اور اس بنا پر … والوں سے ہمیشہ اختلاف رائے رہتا ہے۔ غرض کہ جماعت کے احباب کے سامنے انہوں نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اسلام قبول کیا اور ڈیلی گارڈین میں ان کا اس بارہ میں تحریر کیا بیان ۳۰/۳ بروز جمعہ ۳½ انچ کالم میں شائع ہوا۔

بعد نماز جمعہ ہمارے ایک پرانے ملنے والے عبد العزیز صاحب نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ مسٹر مونگ اور عزیز صاحب کو استقامت بخشے آمین۔

ترجمۃ القرآن کا کام امیر حسین چوین صاحب کی مدد سے جاری ہے۔ انٹروڈکشن کا وہ حصہ جو باقی رہ گیا تھا اور نہیں چھپا اب ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ سورہ فاتحہ کی تفسیر ملا کر ایک جلد میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ دوسری جلد آخری پارے کی ہو گی ساتھ ساتھ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کی اشاعت کیلئے دوبارہ درخواست دی جا رہی ہے۔

ماہانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے کام میں ترقی صرف اس وقت ہو سکتی ہے جب ہر ماہ ہر لجنہ کی طرف سے باقاعدہ رپورٹ آئے اور کام کا جائزہ لیا جا سکے اس لئے ہر ماہ رپورٹ باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیز عبد الرحمٰن آف حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کا بیٹا عزیزم حمید الرحمٰن چند دن بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۸ / مئی کو بعمر ساڑھے اٹھارہ سال وفات پا گیا ہے

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور والدین اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (محمد عبد اللہ مالک سائیکل ساز ربوہ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیوی مکرم چوہدری عبد الحق مرحوم سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر ریلوے لاہور) بلڈ پریشر اور دل کی امراض کی وجہ سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبد اللطیف … شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ ۹-۱۰ ماہ سے بیمار ہے اور بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (داؤد احمد دفتر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت و پُرجلال اشتہارات کا مجموعہ!

مجموعہ اشتہارات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً عرصہ سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں۔ جس کی اوّل دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں۔ ہدیہ فی جلد علاوہ محصولڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی انشاء اللہ۔ آرڈر بزریعہ فون کر دالیں۔

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون نمبر ۴۸۱

دیدہ زیب و دلکش ڈیزائنوں میں !!

سادہ و جڑاؤ زیورات

چاندی کے خوبصورت ٹی و کافی سیٹ و دیگر ظروف کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم فون ۵۷۶۲۳

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز

فون ۶۲۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس بیس روپے — **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

بواسیر PILES COURE

خونی و بادی

جناب ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب منڈی خاربرٹن ضلع شیخوپورہ:-

"خاکسار نے اپنی پریکٹس میں بواسیر کے جملہ مریضوں کو پائلز کیور استعمال کرائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مریضوں کو مکمل آرام ہے"

قیمت مکمل کورس -/۱۰ بذریعہ ڈاک ۱۱/۵۰

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

پروڈکشن برانچ ۶۰۷

بواسیر (ہر قسم)
یک روزہ علاج

سہل اور مجرب

سینکڑوں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں جن میں سے قابل ذکر حضرت خان غلام محمد خان بہادر آف گلگت اور مکرم ایس ایم نفیس الرحمٰن صوفی صاحب ایڈیٹر سلیویو آف ریلیجنز ہیں۔ قیمت صرف -/۵ علاوہ محصولڈاک

پائنر مرک کمپنی فارانی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت فروغ دیجئے

عوام کی بچت میں ملک کی خوش حالی ہے

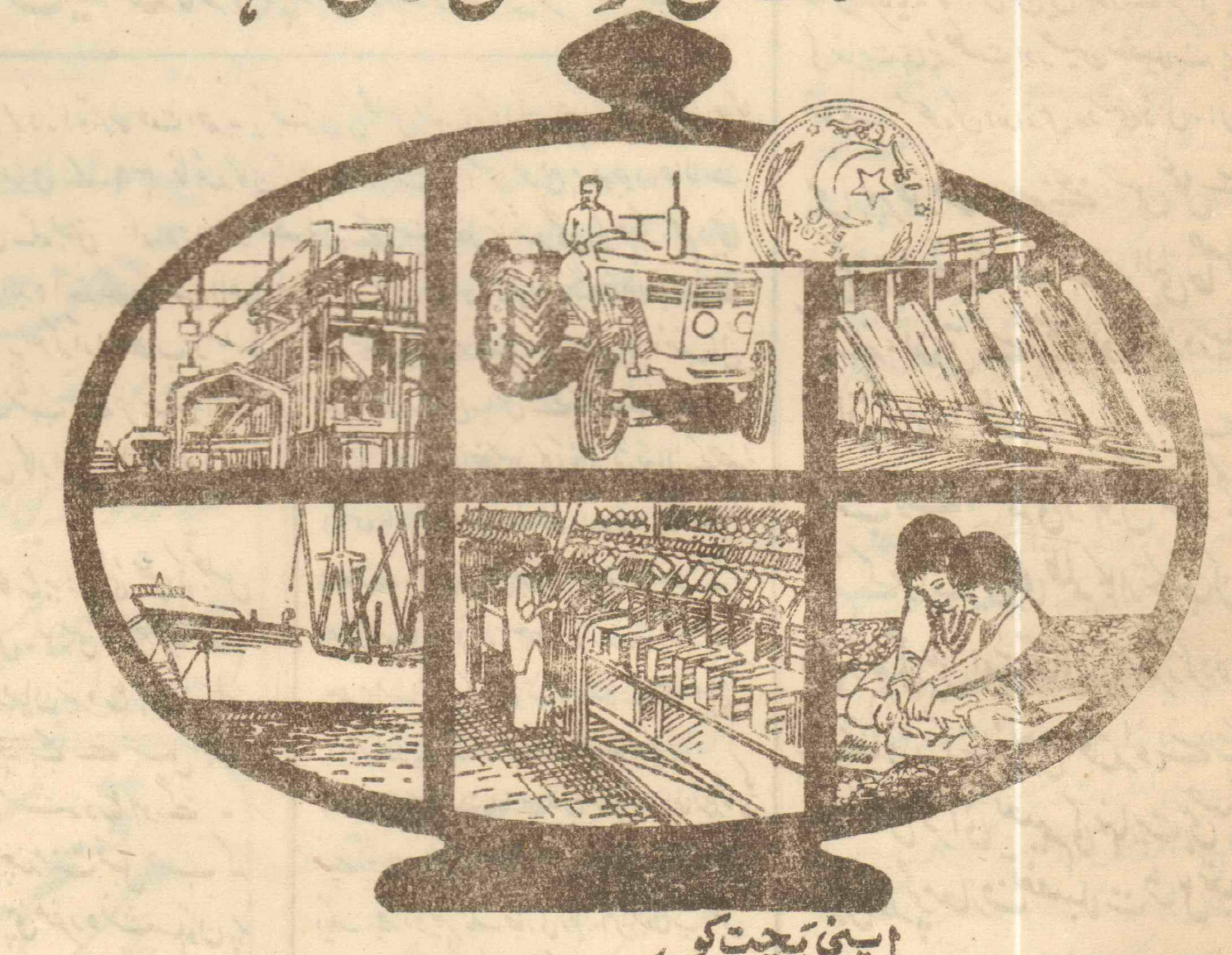

اپنی بچت کو

قومی بچت کی اسکیموں میں لگائیے

- انعامی بانڈ
- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
- خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
- نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
- پوسٹ آفس سیونگ بینک
- پوسٹل لائف انشورنس

قریبی ڈاک خانے یا قومی بچت کے مرکز میں تشریف لائیے!

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس شوریٰ کا اہم اور غیر معمولی اجلاس

بقیہ صفحہ اوّل

قیام عمل میں آیا۔ یہ جماعت اسلام کی حسین و جمیل اور لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دُنیا میں روحانی محاذ پر اسلام کی جنگ لڑ رہی ہے اس کا کام عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے منکسرانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا اور دلوں کو بدلنا اور ان پر فتح پانا ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسے صحیح راہِ عمل سے آگاہ کرتے ہوئے اس اہم اور مشکل کام میں کامیابی اور فتح کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے اور اس خدائے واحد و یگانہ نے اس کی حفاظت اور اس کی کامیابی کا خود ذمہ اُٹھایا ہے۔ اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نہایت پُر معارف تحریرات پڑھ کر سنائیں جنہیں سن کر احباب پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

بعدہٗ حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس روحانی جنگ کی وجہ سے جو جماعت احمدیہ اسلام کی سربلندی کی خاطر لڑ رہی ہے اسے ہر قسم کا دکھ دیا جاتا ہے اسے کافر ٹھہرایا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ کی رو سے اسے مسلمان قرار دیتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے مسلم کا نام دیا ہے اسے کون کافر قرار دے سکتا ہے حقیقی اسلام تو وہ ہے جو خدا کی نگاہ میں اسلام ہے اس کے بعد حضور نے بتایا کہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ اس جماعت کے خلاف کئی قسم کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں حضور نے ان منصوبوں کی تفصیلات اور منصوبے بنانے والوں کے عزائم سے نمائندگان کو آگاہ کیا اور مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین کے تحت احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا مخالفین خواہ کچھ کر لیں وہ اپنے منصوبوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قدم قدم پر اپنی اس جماعت کو تائید نصرت سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔ اور دُنیا بھر میں روحانی محاذ پر اسے فتوحات سے نواز رہا ہے وہی ہمیں اعمال صالحہ بجا لانے اور ان اعمال کو حسنِ عمل سے مزین کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ پھر وہی ہماری کوششوں کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا ہے۔ ہمیں اپنے اعمال صالحہ پر فخر نہیں ہمیں فخر ہے تو اس کے پیار پر فخر ہے جو پیار کا سرچشمہ ہے اور قادرانہ تدبیروں کا بھی سرچشمہ ہے اُسی کا وعدہ ہے کہ تم کامیاب ہو گے اور وہ اپنے اس وعدہ کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ دنیا کے نزدیک یہ خطرناک منصوبے ہیں لیکن ہمیں ان سے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خدا کے حضور دعائیں کریں کہ وہ ہمیں ان تمام بشارتوں کا حامل بنائے جو اس نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپؐ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں دی ہیں۔ وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے ہم تدبیر ضرور کریں گے اور اسے انتہا تک پہنچائیں گے لیکن ہماری جبینیں اپنے رب کے آستانہ پر جھکی رہیں گی۔ ہم اپنے عمل کو احسان کے حسن سے مزین کریں گے اور اپنے رب کے پیار کی امید رکھیں گے اور انشاء اللہ العزیز اس کا پیار ہمیں ملے گا۔ کیونکہ ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل یہ توفیق ملی ہے کہ ہم کہیں

"ہماری سرشت میں
ناکامی کا خمیر نہیں"

آخر میں حضور نے احباب کو غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی نیز حضور نے توجہ دلائی کہ احباب حضور کی صحت کے لئے بھی دعائیں کریں فرمایا آپ کے لئے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں جو پیار پیدا کیا ہے اس کی وجہ سے میں آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں اس نے آپ کے دلوں میں بھی میرے لئے پیار دیا ہے اس پیار کے پیش نظر آپ بھی میرے لئے دعائیں کریں۔

اس کے بعد حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح ایک بجے دوپہر مجلس شوریٰ کا یہ اہم اور غیر معمولی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے میرے استاد حکیم عبدالعزیز خان صاحب مرحوم کے شوق کو جاری رکھا بلکہ ترقی دی ہے۔ آپ کے مفردات ہمیشہ بہت صاف اور خالص ہوتے ہیں اور مرکبات کی تیاری میں بھی بہت احتیاط ملحوظ رکھی جاتی ہے میں نے حب ایلوا، قرص اکسیر اعظم اور روح نشاط وغیرہ سے بہت فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ تعالیٰ آپ کے کام میں مزید برکت عطا فرمائے شکر گزاری کے رنگ میں پچاس روپیہ کا عطیہ ... کے لئے بھجوا رہا ہوں قبول کریں۔" فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

سونے کی گولیاں ذیابیطس فاسفیٹس اور البیومن کی دافع ... قیمت ایک ماہ ...

طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

کامیاب اور آزمودہ دوائیں

قوت صحت طاقت کے لئے	پیور الفسفا ٹانک	۳/-
کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے	پیور بے بی ٹانک	۳/-
پیٹ کے ہر قسم کے درد کے لئے	درد قس پیور	۵/-
دانت درد کا فوری علاج	توتھ لین	۱/۵۰
چہرہ کی چھائیاں غائب کرنے کے لئے	فیس لین	۹/-
لیکوریا کے لئے اکسیر	لیکوری	۳/-
الرجی غائب کرنے کے لئے	الرجی کیور	۵/-
دل کی تمام تکالیف کے لئے	پیور گولڈ فورایپس	۳/-

فہرست ادویہ کارڈ آنے پر مفت ڈاک خرچ مزید ۱/۵۰

شاہ ہومیو میڈیکل اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

باورچی کی ضرورت

ربوہ میں ایک باورچی کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کے کھانے پکانے کا کام کر سکے، معقول تنخواہ، رہائش، خوراک، بجلی، پانی کی سہولت بھی دی جائے گی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مقامی صدر یا امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

گیانی عباداللہ۔ دفتر الفضل ربوہ۔

جرمولین رجسٹرڈ

نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کھل، چھاجن اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم ہر دوا فروش سے خریدیں قیمت ایک روپیہ

حمیدیہ دواخانہ
عبداللہ پور لائلپور

ایک قدم اور آگے
شفیت

مرض اٹھرا کے لئے

مفید اور موثر ترین کامیاب دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز
ٹنڈو محمد خان * ربوہ * گوجرانوالہ

ہر قسم کے لیڈیز پارچات

خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی لاہور کو یاد رکھیں

زوجام عشق طاقت کی مشہور دوا مکمل کورس ... روپے مقوی اعصاب مقوی اعضائے رئیسہ۔ **المنار دواخانہ ربوہ**

ربوہ کا مشہور تحفہ

ہاضمون رجسٹرڈ

پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم

دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ